87998-اپنے آپ پر نکاح حرام کرنے والے کا حکم

سوال

اگر کوئی شخص اپنے اوپر عورتوں کو حرام کرلے اور شادی کرنا حرام کرلے تو اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کسی بھی شخص کے لیے اللہ کی حلال
کردہ اشیاء کو حرام کرنا جائز نہیں چاہے وہ عورت ہو یا کھانا وغیرہ کیونکہ اللہ
تعالی کا فرمان ہے :

**{اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ اشیاء
کو حرام مت کرو جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، اور حد سے تجاوز مت کرو
یقینا اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}** المآئدۃ (87).

کچھ صحابہ کرام نے عورتوں سے علیحدہ
رہنا اور رہبانیت اختیار کرنی چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا
کرنے سے منع فرمایا اور اس کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی نے آیت نازل فرمادی .

ابن جریر رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ
بیان کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے :

"کچھ افراد نے جن میں عثمان بن
مظعون اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہم بھی شامل ہیں اپنے آپ کو خصی کرنا
چاہا اور تبتل اختیار کرنا چاہا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی.

اور بخاری و مسلم نے سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کی دنیا اور عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے کو

رد کر دیا، اگر آپ انہیں اجازت دیتے تو ہم خصی ہوجاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5074) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1402).

چنانچہ تبتل اور خصی ہونا اور عورتوں
کو حرام کرلینا یہ سب حرام ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ اور سنت
سے منہ پھیرنا اور بے رغبتی کرنا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی
بھی کی اور شادی کی رغبت دلائی اور اس پر ابھارا اور ترغیب دلائی.

اور بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ہے
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"تین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر ازواج مطہرات کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق
دریافت کیا، جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اپنی عبادت کو کم سمجھا اور کہنے
لگے :

کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اللہ تعالی نے اگلے پچھلے تمام گناہ
معاف کر دیے ہیں!

ان میں سے ایک کہنے لگا : میں ہمیشہ
ساری رات نماز ہی ادا کرتا رہوں گا، اور دوسرا کہنے لگا : میں سارا زمانہ روزہ ہی رکھوں
گا اور افطار نہیں کرونگا، اور تیسرا کہنے لگا : میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرونگا
اور کبھی شادی نہیں کرونگا.

چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ان کے پاس آئے اور انہیں فرمایا : کیا تم نے ہی ایسی ایسی باتیں کی ہیں، اللہ
کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھنے والا ہوں اور سب سے زیادہ متقی
ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، اور نماز بھی ادا کرتا
ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے، لہذا جس نے بھی میرے
طریقے اور سنت سے بے رغبتی کی تو وہ مجھ سے نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1401).

اس سے یہ پتہ چلا کہ کسی شخص کے لیے
بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ پر عورتوں کو حرام قرار دے.

سوم :

جس نے بھی ایسا کیا اس پر واجب ہے کہ
وہ اللہ کے سامنے اس سے توبہ کرے، اور اس پر قسم کا کفارہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالی
کا فرمان ہے :

**{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ
وہ چیز کیوں حرام کررہے ہیں جسے اللہ تعالی نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، کیا آپ اپنی
بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا
ہے، یقینا اللہ تعالی نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کردیا ہے، اور اللہ
تمہارا کارساز ہے اور وہی علم و حکمت والا ہے}** التحریم (1-2).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حلال
کو حرام کرنا قسم قرار دیا ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (10/475).

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد
کیا جائے یا پھر دس مساکین کو درمیانے قسم کا کھانا کھلایا جائے جو اپنے گھر والوں
کو کھلایا جاتا ہے یا پھر دس مسکینوں کو لباس دیا جائے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا
ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے.

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (
45676) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ
اس کا مطالعہ کریں.

چہارم :

نکاح کا حکم انسان کی مالی اور بدنی
قدرت واستطاعت اور اس کی ضرورت مختلف ہونے کی بنا پر مختلف ہوتا ہے، بعض اوقات
نکاح کرنا مستحب ہے اور بعض حالات میں مکروہ اور بعض اوقات واجب و فرض ہوتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (
36486) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

واللہ اعلم.